Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ جمعرات ۲۴ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ ۱۵ وفا ۱۳۷۲ ہش ۱۵ جولائی ۱۹۹۳ء نمبر ۱۵۷

کام بھی اچھا کرو اور کلام بھی

ہر ایک تکلیف برداشت کر کے بھی انتظام کی عمدگی کی کوشش کرو۔ بہت دفعہ کام سے کلام اچھا ہوتا ہے اگر تم اچھے اخلاق اور سلوک سے پیش آؤ گے تو وہ تمہاری محبت اور اخلاق ان اعلیٰ اعلیٰ کھانوں سے بہتر ہے۔ جن کے ساتھ ترش روئی اور بد سلوکی کا برتاؤ ہو۔ پس تم کام بھی اچھا کرو اور کلام بھی۔ اور اپنا ظاہر و باطن دونوں یکساں رکھو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے۔ یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بدقسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اس آیت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (—) ( ) جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ (ہمیں صراط مستقیم دکھا) ( ) سو انسان کو چاہیئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر میں دعا بالحاح کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جائے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ۱۳)

زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالےٰ کی یاد اور دعاؤں میں گزرنا چاہیئے

از حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

ایک صاحب ایمان کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں اور اس سے عاجزانہ دعاؤں میں گذرنا چاہیئے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ حقیقی زندگی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور ہر زندگی اور بقا اسی سے حاصل ہوتی ہے انسان درجہ بدرجہ ترقی کر کے اپنی رفعتوں کو پہنچتا ہے یہ ارتقاء تدریجی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل جہاں اور بہت سی چیزوں سے حاصل کیا جاتا ہے جیسا کہ (کلام پاک) نے وضاحت سے اس پر روشنی ڈالی ہے وہاں دعا بھی اس کا بڑا ہی مفید ذریعہ ہے اور اسے انسان چھوڑ نہیں سکتا اور سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنا انسان کے لئے ممکن نہ ہوتا اگر خود وہ ہمیں اپنے فضل سے اور اپنے مقرب بالارادہ ہونے سے اپنے وجود کا پتہ نہ دیتا۔ وہ ہم سے پیار کرتا ہے اور اس کا اظہار کرتا ہے اپنے قول سے اپنے فعل سے ایک خوابیدہ روح کو بیدار کر دیتا ہے اور ایک عقلمند کو مجنوں بنا دیتا اور مست کر دیتا ہے

قرب اور حسن کا یہ جلوہ پیار کے یہ الفاظ کیسے انسان حاصل کرے؟ کیونکہ اس کے بغیر تو زندگی زندگی نہیں فرمایا۔ مجھ سے مانگو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا اور اس طرح میں تمہیں عمل صالح کی توفیق عطا کروں گا ابھی جو میں نے آیت پڑھی ہے اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ استجابت دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی شان اور اسکی قدرت اور اس کے جلال کا مشاہدہ کر کے انسان اعمال صالحہ بشاشت سے ادا کرتا ہے اور اسکی وہ توفیق اپنے رب سے پاتا ہے اور اپنے ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ (فرمودہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

نمایاں کامیابی

عزیزم نور احمد ابن مکرم بشیر احمد صاحب ۔ ربوہ نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے ایم ایس سی (STATISTICS) کے امتحان منعقدہ ۱۹۹۲ء میں یونیورسٹی بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا اعزاز

حسب سابق امسال بھی گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا میٹرک کا سالانہ نتیجہ نہایت شاندار رہا۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ امتحان میٹرک میں سکول ہذا کی ۱۷۰ طالبات نے شرکت کی جن میں سے ۱۶۹ طالبات نمایاں کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ ۹۸ طالبات فسٹ ڈویژن ۱۷ طالبات نے گریڈ اے ون اور ۳۲ طالبات نے گریڈ اے پانے کا اعزاز حاصل کیا۔ مجموعی طور پر نتیجہ ۹۹٫۰۷ فیصد رہا۔ سائنس گروپ میں صادقہ بشریٰ بنت مبارک احمد خالد صاحب رول نمبر ۱۲۴۹ ۷۶۴ نمبر لیکر ایجوکیشن بورڈ فیصل آباد میں چوتھی اور ضلع بھر میں پہلی پوزیشن کی حقدار قرار پائیں۔ جبکہ وقار النساء ڈار بنت ڈاکٹر طفیل احمد صاحب رول نمبر ۱۲۳۸ نے ۷۵۵ نمبر اور طیبہ بشریٰ رول نمبر ۱۲۶۳ بنت اقبال احمد صاحب نے ۷۵۲ نمبر حاصل کر کے ضلع جھنگ میں علی الترتیب دوسری اور تیسری پوزیشن پائی۔

اسی طرح جنرل گروپ میں بھی گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طالبات ندرت عائشہ رول نمبر ۹۶۳۷ بنت سرفراز علی صاحب نے ۷۲۷ نمبر لیکر ضلع بھر میں پوزیشن حاصل کی جبکہ آصفہ صدیقہ

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ - وفا ۱۳۷۲ ہش ۔ ۱۵ - جولائی ۱۹۹۳ء

مُلکی حالات اور دُعا

چھوٹا ہو یا بڑا - امیر ہو یا فقیر - سیاست کی فضا سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا - اگر کسی وقت سیاست ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کی طرح ہو تو سب لوگ اس سے بہرہ ور ہونگے - اور ان کے دل میں بشاشت کی لہر اٹھے گی - اور اگر سیاست گرم ہوا کی طرح چلنے لگے تو سب کو جھلسے گی - اگرچہ سیاست کی فضا پیدا کرنے میں سب کا ہاتھ تو نہیں ہوتا صرف چند لوگ یہ فضا بنا یا بگاڑ سکتے ہیں - لیکن چونکہ سیاست ہے کاروبار حکومت - اور کاروبار حکومت سے ہر شخص کو بلا واسطہ یا بالواسطہ متاثر ہونا پڑتا ہے اس لئے سب لوگوں کو سوچنے کی ضرورت ہے کہ کب کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے - اور اگر ایسا نہیں ہونا چاہیئے - تو کیا کیا جائے -

سیاست پر گفتگو تو اکثر لوگ کرتے ہیں - اس کے ہر پہلو پر سوچا جاتا ہے اور یہ جانتے ہوئے سوچا جاتا ہے کہ ہماری سوچ کسی کام نہیں آ سکتی - جن لوگوں کو نمائندے چُنا جاتا ہے وہ جانیں اور ان کا کام - انہیں کون مشورہ دے سکتا ہے - اور وہ مشورہ لیتے بھی کس سے ہیں - اور مشورہ لیں بھی تو کس کا - یا کس کس کا مشورہ لیں - جو ہونا ہو ہوتا رہتا ہے - اور پبلک صرف حالات پر بحث اور گفتگو سے اپنی بھڑاس نکالتی رہتی ہے -

موجودہ حالات ہی کی طرف دیکھئے - بڑوں بڑوں کی سوچ شل ہو رہی ہے - یا شل نہیں ہو رہی تو وہ سوچتے کچھ ہیں - ہوتا کچھ ہے - گویا کہ حالات ان کے قابو سے نکلے ہوئے ہیں - دن رات فضا کو درست کرانے میں لگے ہوئے ہیں - ایک دَوڑ لگی ہوئی ہے - کیا ہوگا کسی کو معلوم نہیں - بے یقینی سی بے یقینی ہے -

کیا ان حالات میں کوئی ایسی بات بھی ہے جو سب کر سکتے ہیں - اور اپنی اپنی جگہ کر سکتے ہیں - اور جس سے بہتر نتائج کی امید کی جا سکتی ہے -

یقیناً ہے - اور وہ ہے دعا - ہم سب خدا کو ماننے والے ہیں - ہم سب جانتے ہیں کہ وہ قادر و توانا ہے - اور مجیب بھی - آئیے ہم اس کے حضور دعا کریں - کہ اللہ تعالیٰ ملک کے حالات کو بہتر بنا دے -

بِگڑے ہوئے حالات پہ کیا بات کریں ہم
کِس بات سے تبدیلیٔ حالات کریں ہم
ہم کو تو فقط چارہ ہے بس ایک دُعا کا
مِل جُل کے دُعا، آئیے، دن رات کریں ہم

ابوالاقبال ۔۔۔۔

حضرتِ اکرم محمدؐ کی رسالت مرحبا
مظہرِ نورِ خدا رُوحِ ہدایت مرحبا
آپؐ کی خاطر خدا نے سَر کیا افلاک کو
خالقِ دونوں جہاں کی یہ عنایت مرحبا
آپؐ کی آمد تھی پہلے سب صحیفوں میں رقم
آپؐ کی خاطر تھی کعبہ کی عمارت مرحبا
پہلے سارے انبیاء پابندِ وقت و قوم تھے
آپؐ کو سونپی گئی سب کی امامت مرحبا
وصلِ محبوبِ حقیقی کے لئے شام و سحر
آپؐ نے غارِ حرا میں کی ریاضت مرحبا
حکم اِقرأ سُن کے فرمایا میں پڑھ سکتا نہیں
ایک اُمّیؐ کی فصاحت اور قیادت مرحبا
دینِ حق کی جبکہ دی تھی پہلی دعوت برملا
کِس قدر تھا دل نشیں طرزِ خطابت مرحبا
آپؐ کا فرمان تھا خالق ہے سب کا ایک ہی
تم نہ کرنا ان بُتوں کی اب عبادت مرحبا
آپؐ کی عمرِ مقدّس کے تھے سارے دَور پاک
نیک طینت پاک فطرت با فراست مرحبا
حجرِ اسود کے اٹھانے پر ہوئی جب چپقلش
کم سِنی میں آپ نے کی تھی عدالت مرحبا
آپؐ محبُوبِ خدا ہیں آپؐ ہیں محبُوبِ خلق
کس قدر ہے آپ کی پاکیزہ خصلت مرحبا
وحشیوں کی قوم کو جس نے کیا رشکِ ملک
آپؐ کی تھی وہ بھی تعلیم و رفاقت مرحبا
لشکرِ کفّار نے جب منہ کی کھائی بدر میں
آپؐ کی مٹھی میں رکھ دی حق نے طاقت مرحبا
آپؐ کی انگشت معجز سے ہوا شقِ قمر
ساری دنیا پہ ہوئی ظاہر کرامت مرحبا
جمع ہیں سارے کمالاتِ نبوت آپؐ میں
آپؐ سے قائم رسولوں کی ہے عظمت مرحبا
امتیازِ اسود و احمر مٹایا آپؐ نے
اور کی تھی جان و عزت کی حفاظت مرحبا
اور فرمایا کہ اکرم اور معزّز ہے وہی
جس میں تقوٰی کی فزوں تر ہو علامت مرحبا
گُلشنِ جنّت سجا کر ماں کے قدموں کے تلے
صنفِ نازک کو عطا کی قدر و عظمت مرحبا
ظاہری صورت میں بھی تھے آپؐ رشکِ ماہتاب
حضرتِ یُوسفؑ سے بڑھ کر تھی ملاحت مرحبا
آپؐ کے رُوئے منوّر کی ضیاء کو دیکھ کر
مہرِ انور پر بھی طاری تھی خجالت مرحبا

آمنہ مبشر

"اپنی اطاعت کی حفاظت کریں - یہ نہ دیکھیں کہ کون ہے جسے نظام جماعت کی نمائندگی کا حق عطا کیا گیا ہے - یہ غور کریں کہ کس نے عطا کیا ہے - کس کی نمائندگی کر رہا ہے -"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیم شاہجہانپوری

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

آج سے قریباً ۶۷ سال قبل کی بات ہے جب شاہجہانپور (یو۔ پی۔ انڈیا) کی مقامی جماعت احمدیہ کے ایک اہم مقدمہ کی پیروی کے سلسلہ میں حضرت محمد احمد صاحب مظہر شاہجہانپور تشریف لائے اور قریباً تین ماہ تک اس مقدمہ کے سلسلہ میں شاہجہانپور میں مقیم رہے اس سارے عرصہ میں ان کا قیام استاذی المحترم حضرت سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری کے مکان واقع محلہ ترین میں رہا اور اسی تاریخی مکان میں (جس میں آج کل مقامی جماعت کے مربی صاحب معہ اہل وعیال سکونت پذیر ہیں) بیٹھ کر وہ اس مقدمہ کی تیاری کرتے اور مقررہ تاریخوں میں عدالت میں پیش ہو کر وکالت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

راقم الحروف اس زمانہ میں ورنیکولر مڈل کی چھٹی جماعت میں زیر تعلیم تھا۔ دونوں وقت کا کھانا میری والدہ تیار کرتی تھیں جو میں خود لے جاکر معزز مہمانوں کو پیش کیا کرتا تھا۔ اسی زمانے میں مجھے حضرت شیخ صاحب کو قریب سے دیکھنے اور عدالت میں ان کے دلائل سننے کا موقعہ ملا۔ میں ابھی بہت کم عمر تھا یعنی میری عمر اس وقت تیرہ چودہ سال سے زیادہ نہ تھی اور حضرت شیخ صاحب بھی اس وقت تیس بتیس سال کے نوجوان اور ہونہار وکیل تھے۔ چہرے پر ہلکی داڑھی جوان کے سانولے چہرے پر بڑی خوشنما لگتی تھی۔ آواز میں دھیما پن، آنکھوں میں ذہانت کی چمک اور چہرے پر بشاشت کے آثار نمایاں تھے۔ منکسر المزاج اور اعلیٰ اخلاق کے مالک ایک دانشور وکیل تھے۔ میں انگریزی میں اس وقت شُدبُد ہی رکھتا تھا لیکن ان کی تقریر اتنی سلیس ہوتی تھی کہ میں اس کے اکثر جملے سمجھ کر نفس مطلب سے واقف ہو جاتا تھا وہ بڑی روانی کے ساتھ اپنے دلائل عدالت کے سامنے پیش کرتے تھے۔

میری ڈیوٹی یہ تھی کہ پیشکار عدالت کی کرسی سے ملحق سیڑھیوں پر بیٹھ کر گواہوں کے بیانات لکھتا جاؤں اس زمانہ میں نہ تو ٹیپ ریکارڈر کا رواج تھا اور نہ زود نویسی (SHORT HAND) کا چلن فائدہ یہ ہوتا تھا کہ نقل کی درخواست دے کر بیان حاصل کرنے میں وقت بھی ضائع نہ ہوتا تھا اور رقم بھی صرف نہ کرنا پڑتی تھی۔ میں یہ فریضہ دوران مقدمہ مسلسل انجام دیتا رہا جس کے لئے میں خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ابتدائے عمر ہی میں جماعت کے اس اہم کام میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔

اس مقدمہ کے فیصلے سے قبل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں بھی چند روز کے لئے تشریف لائے تھے اور تین دن متواتر بحث کر کے دلائل کا خلاصہ عدالت کے سامنے پیش کیا۔ وہ منظر آج بھی میری نظروں کے سامنے ہے عدالت کا کمرہ شہر کے لوگوں سے جو اس مقدمہ میں دلچسپی رکھتے تھے کھچا کھچ بھر جاتا تھا اور لوگ برآمدے اور کھلے میدان میں بھی پھیلے نظر آتے تھے۔ آخری روز لوگوں کے اصرار پر عدالت نے کمرہ عدالت کے باہر برآمدے میں اجلاس کیا اور اس طرح بحث سننے والوں کا جم غفیر کھلے میدان میں دور تک پھیل گیا اور تمام لوگ پورے انہماک اور توجہ سے بحث سنتے رہے جو لوگ انگریزی نہیں جانتے تھے وہ حضرت چوہدری صاحب کی شہرت سے متاثر ہو کر آپ کے وجیہہ اور پروقار چہرے کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے وہاں جوق در جوق جمع ہو جاتے تھے۔

آج روزنامہ "الفضل" میں یہ المناک خبر نظروں سے گذری کہ حضرت محمد احمد صاحب مظہر جیسی نابغۂ روزگار ہستی بھی اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئی تو دل کو ایک دھچکہ سا لگا اور ان کا شفیق چہرہ نظروں کے سامنے آگیا جس نے پرانی یادیں تازہ کر دیں (-) ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت شیخ صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے، ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

استاذی المحترم حضرت سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری سے شیخ صاحب کے دیرینہ اور مخلصانہ و برادرانہ تعلقات تھے۔ حضرت حافظ صاحب جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی پر کچھ عرصہ کے لئے کپورتھلہ میں ضرور قیام فرماتے تھے۔

حضرت شیخ صاحب نے حضرت حافظ صاحب کی وفات پر جو مضمون لکھا اس میں ایک دلچسپ واقعہ تحریر فرمایا حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں:۔

"خاکسار کا تعلق حافظ صاحب (-) سے ۱۹۲۵ء سے ان کی وفات تک گہری دوستی اور دلی محبت کا مسلسل رہا۔ اس لئے میں نے انہیں بہت قریب سے دیکھا ہے۔ ۱۹۲۵ء میں مقدمہ (بیت الذکر) شاہجہانپور کی پیروی کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے مجھے مامور کیا اور تب سے ہم دونوں میں ایسا تو حدو تو دو پیدا ہوا کہ باید و شاید اور اس کی وجہ حافظ صاحب کی مہربانی اور دوست نوازی تھی۔ حافظ صاحب جلسہ سالانہ قادیان آتے تو میری درخواست پر واپس ہوتے ہوئے میرے پاس کپورتھلہ تشریف لاتے۔ بڑی پرلطف رفاقت رہتی کیونکہ حافظ صاحب ادیبا لبیب ہونے کے علاوہ بڑے زندہ دل اور شگفتہ مزاج دوست بھی تھے۔ جب میرے پاس ٹھہرے ہوئے ہفتہ عشرہ گذر جاتا تو فرماتے "بھائی اب ہمیں واپسی کی اجازت دیں" میں کہتا "حافظ صاحب یہ سوال اتنا سہل نہیں ہے جتنا آپ سمجھتے ہیں میں سوچوں غور کروں تو بتاؤں۔ اس "اکّا خانی" جواب سے حافظ صاحب بے اختیار ہنس پڑتے اور فرماتے "اچھا بھائی آپ غور کرلیں، سوچ لیں پھر بتائیں۔ میں ٹھہرے رہتا ہوں"۔

اس "اکّا خانی" جواب میں ایک تلمیح ہے اور وہ یہ کہ اکّا خاں شاہجہانپور کے ایک رئیس تھے اور اہلحدیث مسلک کے پیروکار وہ حافظ صاحب کے پاس اکثر آیا کرتے تھے۔ حضرت صاحب نے مذکورہ بالا مقدمہ میں ان کو بھی بطور گواہ عدالت میں پیش کیا تھا اکّا خاں اس زمانہ کے اور بزرگوں کی طرح سیدھے سادے اور نیک دل النسان تھے۔ عدالت میں مدعا علیہان کے وکیل کے ایک سوال کے جواب میں اکّا خاں نے یہی جواب دیا تھا کہ وکیل صاحب یہ سوال اتنا آسان نہیں ہے جتنا آپ سمجھتے ہیں۔ میں سوچوں غور کروں پھر جواب دوں۔ اس جواب پر عدالت بھی مسکرائے بغیر نہ رہی۔

حضرت شیخ صاحب بین الاقوامی سطح کے ماہر لسانیات تھے اور عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کرنے میں انہوں نے جو حقیقی کام تن تنہا انجام دیا، اس کی نظیر دنیاوی ماہرین السنہ میں تلاش کرنا تحصیل لاحاصل ہے وہ اس لحاظ سے بین الاقوامی ماہرین السنہ کی صف میں اپنا ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ اس اہم موضوع پر آپ کی ایک مایہ ناز تصنیف جرمنی میں شائع ہو کر محققین عالم سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔ آپ اپنے اس اہم تحقیقی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ساری عمر مصروف عمل رہے۔

آپ اردو کے علاوہ فارسی زبان کے بھی ایک نامور اور مستند شاعر تھے آپ کے فارسی کلام کا لوہا اہل زبان نے بھی مانا ہے۔

آپ کی شخصیت اور کام کے متعلق بجائے خود تحقیق کی ضرورت ہے جس کو جماعت کے کسی محقق کو انجام دینا چاہیئے۔ دیکھیں کون اس اہم اور ضروری کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا بیڑہ اٹھاتا ہے اور دنیا کو اس نابغہ روزگار ہستی کے کارناموں سے روشناس کرانے کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ راقم الحروف اس سلسلہ میں اپنی کوشش جاری رکھے گا۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا ایک عالمی اعزاز: برطانیہ کے ایک ادارے انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کیمبرج نے اپنے خط محررہ ۸ جنوری ۱۹۹۳ء کے ذریعہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو اطلاع دی ہے کہ ان کو اس ادارے کی طرف سے انٹرنیشنل مین آف دی ائیر ۹۳-۱۹۹۲ء کا اعزاز دیا گیا ہے۔ خط میں بتایا گیا ہے کہ یہ اعزاز چند غیر معمولی شخصیات کو ان کے کارناموں اور لیڈرشپ کی صلاحیتوں کے اعتراف کے طور پر دیا جاتا ہے۔ اس اعزاز کے لئے یہ نامزدگی انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کے ایڈیٹوریل اور ایڈوائزری بورڈ کی سفارش پر دی گئی ہے اس مقصد کے لئے یہ ادارہ ہر سال قریباً دس ہزار افراد کی سوانح کا مطالعہ کرتا ہے اور پھر ان میں سے چند افراد کا اس اعزاز کے لئے انتخاب کیا جاتا ہے۔ یہ عالمی ادارہ ۲۰ موضوعات پر "کون کیا ہے؟" (WHO IS WHO) کے تحت ۱۳۲ مختلف ایڈیشنوں پر مشتمل حوالے کی کتب شائع کرتا ہے۔ حضرت شیخ صاحب کی تحقیقات کے نتیجہ میں قریباً پچاس عالمی زبانوں کے بارے میں یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ یہ عربی سے نکلی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان
۱۳ جون ۱۹۹۳ء

بات یہ ہے کہ اس صوبے میں آرکیالوجی کے ورثے سے وفاقی حکومت کا آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ سوتیلی ماں

Archaeological sites in Sindh

THIS refers to the announcement of the government in the Sindh Assembly during the last Budget session in June 1992 that a provincial Archaeology Department would be established during the fiscal year, now nearing its end.

The announcement was welcomed by the lovers of history and archaeological heritage of the province and country. But the department has not been set up so far and there is no sign of the same in near future.

It is a known fact that the archaeological remains in the province are treated step-motherly by the Archaeology Department of the Federal Government.

The high-ups of Department of Archaeology and Museums, government of Pakistan seldom pay heed to the deteriorating conditions of these remains. Only Moen-jo-daro is not in control of the department, which is looked after by the Authority of Preservation of Moen-jo-daro. However, the remaining archaeological sites are under the ambit of the Federal Archaeology Department.

The torrential rains of the last year badly damaged the remains which were already in dilapidated condition. According to an estimate there are about 400 archaeological sites all over the province of Sindh.

It is our tragedy that the preservation of historical remains is considered as "non-development expenditures", which are normally reduced by every government to meet the gap of deficit budgets. The remains in far-flung areas were/are worst affected by the rains.

Some badly affected archaeological remains during the recent rains included Mirs' Tombs in Hyderabad, Khudaabad monuments near Dadu, Amri remains (Amri in district Dadu is considered as the oldest city of the Indus Civilization, one of the older cities than Moen-jo-daro), Kotdiji remains (Kotdiji in District Khairpur is also contemporary of Amri, Harappa and Moen-jo-daro), Makli tombs, and host of archaeological sites excavated as well as un-excavated spread all over the province.

The Jain temples in Tharparkar, which are protected under Antiquities Act and looked after by the Archaeology Department are badly damaged and there is no arrangement of repair or maintenance of these temples. Local people have destroyed the valuable architecture and fresco work on the walls of the temples despite the fact caretakers from the department are posted at these temples.

Numerous sites are there in Sindh, which are still undiscovered and being damaged by the local people as well as rains and other natural elements. But our Archaeology Department does not look after these sites properly.

The government of Sindh should immediately take steps and present a bill in the Assembly to establish an Archaeology Department of Sindh and take over all the archaeological remains and buildings to preserve the national heritage. Besides, adequate funds should be allocated for preservation and further excavation of the archaeological sites in the next Budget.

SHUJAUDDIN QURESHI
Karachi

DAWN 13, JUNE 1993

شجاع الدین قریشی (کراچی) ڈان کے ۱۳ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

میں جو کچھ کہنے لگا ہوں اس کا تعلق اس اعلان سے ہے جو جون ۱۹۹۲ء میں سندھ اسمبلی کے گذشتہ بجٹ سیشن میں صوبجاتی آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے سلسلہ میں تھا اور جس میں کہا گیا تھا کہ یہ قیام اسی سال وقوع پذیر ہو جائے گا۔ وہ سال اب اختتام کو پہنچ رہا ہے۔

جو لوگ صوبے اور ملک کے ورثے سے محبت کرتے ہیں انہیں اس اعلان سے بہت خوشی ہوئی تھی لیکن ابھی تک اس ڈیپارٹمنٹ کی تشکیل نہیں ہوئی اور ایسی کوئی علامات بھی نظر نہیں آتیں کہ عنقریب ایسا ہو سکے گا۔

جیسا سلوک کرتا ہے۔

ڈیپارٹمنٹ آف آرکیالوجی اور میوزیم حکومت پاکستان کے بڑے لوگ اس بات کی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں اور اس ورثہ کی حالت خراب سے خراب تر ہو رہی ہے۔ صرف موہنجوداڑو ایک ایسا مقام ہے جو اس ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام نہیں اس کا انتظام اتھارٹی آف پریزرویشن آف موہنجوداڑو کرتی ہے۔ البتہ باقی آرکیالوجی کے مقامات وفاقی آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ گذشتہ سال کی شدید بارشوں نے اس ورثے کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا اور یہ پہلے ہی بڑی بری حالت میں ہے۔ ایک اندازے کے مطابق سندھ کے صوبے میں ۴۰۰ آرکیالوجی کے مقامات ہیں۔

یہ ہمارا المیہ ہے کہ تاریخی مقامات کی حفاظت کو غیر ترقیاتی اخراجات میں شامل کیا جاتا ہے۔ اور جیسے ہر حکومت اس لئے کم کرتی چلی جاتی ہے کہ خسارے کے بجٹ کو کم کیا جا سکے۔ یہ ورثہ جو دور دراز علاقوں میں ہے وہاں بارشوں کی وجہ سے اور بھی زیادہ خراب حالت میں رہتا ہے۔

آرکیالوجی کے بعض مقامات جنہیں موجودہ بارشوں میں بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے ان میں میروں کے مقبرے جو حیدر آباد میں ہیں۔ خدا آباد کی یادگار جو دادو کے قریب ہے امری ورثہ جو دادو کے ضلع میں ہے اور سندھ تمدن کی سب سے پرانی چیز سمجھی جاتی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ موہنجوداڑو سے بھی یہ زیادہ قدیمی ہے۔ کوٹڈی جی کا ورثہ۔ کوٹڈی جی خیر پور کے ضلع میں ہے اور یہ بھی امری کا ہم عصر ہے ہڑپہ اور موہنجوداڑو۔ مکلی کے مقبرے اور بہت سی اور آرکیولاجیکل جگہیں جنہیں کھودا جا چکا ہے اور جنہیں ابھی نہیں کھودا گیا۔ سارے صوبے میں پھیلی ہوئی ہیں۔

جین کے مندر جو تھر پارکر میں ہیں اور جنہیں انٹی کوئٹیز ایکٹ کے ماتحت محفوظ رکھا جاتا ہے اور جن کی آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ نگرانی کرتا ہے بہت زیادہ تباہ ہو چکے ہیں۔ اور ان کی مرمت کے لئے کوئی انتظامات نہیں ہیں۔ مقامی لوگوں نے بڑے قیمتی آرکیٹیکچر اور ان پر کی گئی پچیکاری کو تباہ کر دیا ہے باوجود اس کے کہ یہاں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے محافظ مقرر ہیں سندھ میں متعدد مقامات ایسے ہیں جنہیں ابھی معلوم ہی نہیں کیا جا سکا اور وہ مقامی لوگوں کے ہاتھوں تباہ ہو رہے ہیں اور اسی طرح بارشوں کی وجہ سے بھی اور دیگر قدرتی عناصر کے ذریعہ بھی لیکن ہمارا آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ ان جگہوں کی پوری طرح دیکھ بھال نہیں کرتا۔ حکومت سندھ کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر ایسے اقدامات کرے اور اسمبلی میں ایک بل پیش کرے تاکہ سندھ کا آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ قائم کیا جا سکے۔ اور ان تمام ورثوں کو جو عمارتوں کی صورت میں ہیں یا کسی اور طرح اپنے ہاتھ میں لے لے تاکہ ان کی حفاظت کی جا سکے۔ یہ قومی ورثہ ہے۔ اس کے علاوہ مناسب فنڈز بھی اسی کام کے لئے مخصوص کئے جانے چاہئیں۔ اور آرکیولاجیکل مقامات کی مزید کھدائی کے لئے بھی آئندہ بجٹ میں فنڈز رکھے جانے چاہئیں (آرکیالوجی کے معنے ہیں آثار قدیمہ)

دی نیوز انٹرنیشنل
۲۷ جون ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲۷ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں رشید احمد خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:

تنخواہ دار اور پنشن پانے والے لوگ معاشرے میں سب سے زیادہ بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ آج کل پھر بہت زیادہ مہنگائی کے زمانے ہیں۔ یہ بات تکلیف دہ ہے کہ اس غریب طبقے کو بجٹ میں کسی قسم کی مالی مراعات نہیں دی گئیں۔

ان کا کیس کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے جو اپنی رپورٹ دسمبر ۱۹۹۳ء میں پیش کرے گی۔ اور اس کے بعد مزید چھ مہینے اس بات پر لگ جائیں گے کہ حکومت اس کمیٹی کی سفارشات پر غور کرے اور اس کی سفارشات کو عملی طور پر نافذ کرے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت تک ۹۴-۹۳ء کا سال گذر چکا ہوگا اور اس طبقے کی مشکلات کا کوئی حل انہیں نہیں ملا ہوگا۔ یہ کیا ہی بیوروکریسی کا طریق ہے کیا یہ اس طبقے کے ساتھ ایک ظالمانہ مذاق نہیں ہے؟ حکومت کی یہ کارکردگی اس عمومی تصور کو مزید مضبوط بناتی ہے کہ جہاں حکومت کسی کام میں کم دلچسپی لے یا اسے اہم نہ سمجھے یا اسے مؤخر کرنا چاہے تو اسے کسی کمیشن یا کمیٹی کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اگر تنخواہ دار اور پنشن حاصل کرنے والے لوگوں کے معاملہ پر ایک اعلیٰ سطح کا کمیشن یا کمیٹی کو غور کرنے کی ضرورت تھی تو ایسا کمیشن یا کمیٹی بجٹ کے اعلان سے کافی دیر پہلے مقرر ہو جانی چاہئے تھی۔ تاکہ ان کی سفارشات کی بنیاد پر ۹۴-۱۹۹۳ء کے بجٹ میں ان لوگوں کو کچھ مراعات مل سکتیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا جان بوجھ کر کیا گیا ہے۔

تنخواہ دار لوگ حکومت کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں اگر اس طبقے کو پوری طرح فیڈ کیا جائے ضروریات زندگی نہ ملیں تو ان کی کارکردگی متاثر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی ہے۔
معاشرے کا کوئی ایسا طبقہ نہیں ہے جو ٹیکسوں کی وجہ سے اتنا متاثر

Cruel joke

From Rashid Ahmad

The salaried and pensioners class are the hardest hit segments of society in view of the present day high cost of living. It is painful to note that no provision to give any financial relief to this poor lot has been made in the budget.

Their case has been referred to a committee which will submit their report by December 1993 . Another six months will be consumed by the government in considering the committee's recommendations and its implementation, which means the financial year 1993-94 will by then be out without ameliorating the lot of this class.

What bureaucratic eyewash ! Is it not a cruel joke with this class? Such an act of the government give strength to the general notion that where the government is least interested to give any weight to the matter or to delay it, the same is referred to the Commission or the Committee.

If at all salary and pension cases needed deliberations by a high level Commission or Committee, that could have been appointed by the government much before the announcement of the budget so that on the basis of their recommendations, some provision for relief in the 1993-94 budget could have been made. It seems as if this was done deliberately.

Salaried people are the backbone of the government. If this class is not properly fed their efficiency and working of the government will be affected.

No other segment of society is affected by the imposition of taxes, especially the traders who increase their margin of profit by arbitrarily increasing the prices of the commodities from the day the budget is announced. In this way the traders manoeuvre to offset the effect of taxes. But the salaried people cannot resort to such a course because their income is fixed. Their plight can be removed by government by sanctioning them some sort of financial relief.

My request to the government is that persons belonging to fixed income groups may not be made to wait for the closure of the financial year 1993-94 (approximate period the committee is likely to take) as the deliberations of the Committee and subsequent government approval are apt to take that long a time. They are in immediate need of financial help. The Finance Minister in his post-budget press conference is reported to have said that to give financial relief to salaried persons a huge amount is needed which is not available.

Cannot this amount be made available by curtailing non-developmental expenditure and imposing tax on agriculture which remains untaxed despite promises by various governments?

Wah Cantt

The News International, Sunday, June 27, 1993

ہوتا، خاص طور پر تاجر جو اپنے منافع کی شرح کو اپنی مرضی سے بڑھا دیتے ہیں اور یہ اسی دن سے کہ دیا جاتا ہے جب بجٹ کا اعلان ہوتا ہے اس طریق پر تاجر ان تمام ٹیکسوں کے ان تمام اثرات کو جو ان پر وارد ہونے تھے بچا لیتے ہیں۔ لیکن جہاں تک تنخواہ دار لوگوں کا تعلق ہے وہ تو ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ ان کی آمدنی تو مقرر ہوتی ہے ان کی مشکلات کو حکومت ہی دور کر سکتی ہے اور وہ اس طرح کہ وہ ان کے لئے مالی مراعات پیش کرے۔ میں حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ جن لوگوں کی آمدنی مقرر ہوتی ہے انہیں سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے ختم ہونے تک انتظار نہیں کروانا چاہیئے (یہ وہ وقت ہے جب کمیٹی اپنا کام ختم کرتی ہے) کمیٹی اس سلسلے میں جو کچھ بھی کرے اور حکومت بعد ازاں اس میں سے جس چیز کی منظوری دے یہ سب کچھ وقت چاہتا ہے۔ یہ لوگ فوری امداد کے مستحق ہوتے ہیں۔

وزیر خزانہ نے اپنی بعد از بجٹ پریس کانفرنس میں یہ کہا ہے کہ وہ تنخواہ دار لوگوں کو ایک خاص بڑی رقم لے کر ہی لوگوں کو مراعات دے سکتے ہیں۔ اور وہ رقم خاصی بڑی محسوس ہوتی ہے۔

کیا یہ رقم غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کر کے فراہم نہیں کی جا سکتی۔ (اسی طرح زراعت پر ٹیکس لگا کر فراہم نہیں کی جا سکتی) زراعت پر ٹیکس نہیں لگایا جاتا باوجود اس کے کہ مختلف حکومتوں نے اس کا وعدہ کیا ہے۔

یہ خط واہ کینٹ سے لکھا گیا۔

NEWS POST

On education

From M Salim Butt

This refers to a news item "Educationists demand more funds in budget" (*The News*, June 18). The news item described the meeting of two Punjab University teachers with the provincial education minister.

According to the report, the minister criticized the neglect of education in the present budget. The views of the minister are most welcome and we hope that he is not paying mere lip service to the cause of education.

I was a bit intrigued to note that your correspondent had referred to one of the two PU teachers as a "renowned educationist and senior teacher". I do not understand as to how can an assistant professor be called a "senior" teacher because, as your reporter must be aware, there are four categories of teachers in the universities, ie professor, associate professor, assistant professor and lecturer.

Furthermore, the figures quoted by the aforesaid educationist regarding the allocation for education in budgets of developed countries are totally incorrect. The average allocation for education in these countries is just above 5% of GNP and not 8-10% as claimed by the said 'senior' teacher. There are various sources from which such figures can be obtained such as the Unesco Statistical Yearbook. The 1989-90 Unesco Yearbook gives the following figures for some of the major developed countries: USA 5.3%, Japan 5%, France 5.9%, UK 5.3%.

I am not trying to justify woefully inadequate allocation of resources for education in Pakistan. We are extremely backward in education and we have to do something to catch up with the rest of the world. I would like to call upon the authorities to allocate at least 4% of our GNP for education.

In conclusion, I would also like to comment on the statement of Mr Qamar Abbas, president of the Punjab University Academic Staff Association, that has been reported in the same story. Mr Abbas has held the government responsible for the deteriorating standard of education by virtue of its indifference. This is by and large correct but simplistic. The groupings among teachers are also an important factor in the messing up of our education. Many teachers are also indifferent to their duties.

In fact, Mr Abbas has himself played an important role in the deterioration of standards at Punjab University. Non-PhDs have no business to be in university teaching. Mr Abbas is not only himself a non-PhD, he also spearheaded a movement for relaxation in the statutory requirement that professors and associate professors must be PhDs. As a result there is no pressure on teachers to improve their qualifications.

Gujrat

The News International, Wednesday June 23 1993

دی نیوز انٹرنیشنل
۲۳۔ جون ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲۳، جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں ایم۔ سلیم۔ بٹ کہتے ہیں:

جو کچھ میں کہنے لگا ہوں اس کا تعلق اس خبر سے ہے جو آپ نے نیوز ۱۸، جون میں " ماہرین تعلیم بجٹ میں زیادہ رقم کا مطالبہ کرتے ہیں۔ " شائع کی ہے۔ دی نیوز نے یہ خبر جو دی ہے اس میں پنجاب یونیورسٹی کے اساتذہ کی صوبائی وزیر تعلیم سے ملاقات کا ذکر ہے۔

اس رپورٹ کے مطابق وزیر موصوف نے موجودہ بجٹ میں تعلیم کی طرف سے غفلت کا شکوہ کیا ہے۔ وزیر موصوف کے خیالات کو ہم سراہتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات واقعی تعلیم کے مفاد میں تہہ دل سے کہی ہوگی نہ کہ زبانی جمع خرچ کے طور پر۔

میں اس بات سے کسی قدر حیران ہوا کہ آپ کے نمائندہ نے پنجاب یونیورسٹی کے دو اساتذہ کے متعلق کہا کہ وہ معروف ماہرین تعلیم اور سینئر اساتذہ ہیں۔ میں یہ بات نہیں سمجھ سکا کہ ایک اسسٹنٹ پروفیسر کو سینئر کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ آپ کے نمائندے کو اس بات کا علم ہوگا۔ یونیورسٹی میں اساتذہ کی چار اقسام ہوتی ہیں۔ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرر۔

اس کے علاوہ اعداد و شمار جو پیش کئے گئے۔ اور یہ اسی ماہر تعلیم نے پیش کئے جن کا تعلق بجٹ میں تعلیمی فنڈز سے تھا اور جو دوسرے ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ انتہائی غلط ہیں۔ عام طور پر تعلیم کے لئے اوسط رقم جو ان ممالک میں رکھی جاتی ہے وہ جی۔ این۔ پی کے پانچ فی صد سے کسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ نہ کہ آٹھ اور دس فی صد جیسا کہ آپ کے سینئر ٹیچر نے دعوے کیا، کئی ایسے ذرائع ہیں جن سے یہ اعداد و شمار حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً یونیسکو اعداد و شمار سالنامہ ۸۰-۱۹۷۹ء یونیسکو ایئر بک۔ یونیسکو کی ۹۰-۱۹۸۹ء ایئر بک مندرجہ ذیل اعداد و شمار بڑے بڑے ترقی یافتہ ممالک کے سلسلے میں یوں پیش کرتی ہے۔

امریکہ	۵٫۳ فی صد
جاپان	۵٫۰ فی صد
فرانس	۵٫۹ فی صد
انگلستان	۵٫۳ فی صد

میں پاکستان میں فنڈز کے کم رکھے جانے کا جواز پیش نہیں کر رہا۔ ہم تعلیم میں بہت غیر ترقی یافتہ ہیں اور ہمیں کچھ کرنا چاہیئے تاکہ ہم دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ مل سکیں۔ میں چاہوں گا کہ حکومت سے کہا جائے کہ وہ کم از کم جی۔ این۔ پی کا ۴، فی صد تعلیم کے لئے رکھیں۔

آخر میں میں مسٹر قمر عباس کے بیان پہ تبصرہ کرنا چاہونگا یہ پنجاب یونیورسٹی اکیڈمک سٹاف ایسوسی ایشن کے صدر ہیں اور ان کا اس خبر میں ذکر کیا گیا ہے مسٹر عباس نے حکومت کو اس بات کا ذمہ دار قرار دیا ہے کہ تعلیم کے معیار گر رہے ہیں اور وہ اس لئے کہ اسکی طرف سے غفلت برتی جاتی ہے یہ بات بالکل صحیح ہے اور نہایت صفائی کے ساتھ پیش کر دی گئی ہے۔ جہاں تک اساتذہ کی گروہ بندی کا تعلق ہے۔ ہماری تعلیم کی گڑبڑ

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۸۹۷۰ میں شاہ مستفیض الرحمٰن ولد شاہ ایم۔ڈی عزیز الرحمٰن پیشہ ملازمت عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۶۶-۳-۱۱ ساکن ڈھاکہ بنگلہ دیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۵-۲۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ تفصیل درج کر دی گئی ہے۔ (۱) اثاثہ بیت مالیتی ۵۰ ہزار ٹکہ (۲) دو ایکڑ زمین جو بہن بھائیوں کے پاس ہے آمد بھی وہی لے رہے ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ ٹکہ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شاہ مستفیض الرحمٰن ڈھاکہ بنگلہ دیش۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالعزیز صادق مربی سلسلہ ڈھاکہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ سراج الحق ۴ بخشی بازار روڈ ڈھاکہ۔

مسل نمبر ۲۸۹۷۱ میں بشریٰ بیگم زوجہ سلطان احمد دریاہ قوم لودھرے پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حصہ اراضی ۲ کنال واقع چک ڈی۔۱ ے ضلع لیہ مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے (۲) نقد رقم -/۱۵۰۰ روپے (۳) حق مہر -/۱۰۰۰ روپے (۴) زیور طلائی ۱/۴ تولہ مالیتی -/۲۳۲۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ + ۱۰۰ = کل -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند محترم و پسر خود مل رہے ہیں اور مبلغ -/۲۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بشریٰ بیگم زوجہ سلطان احمد دریاہ چک نمبر ۳۷ جنوبی ایم۔بی خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر۱۔ احمد خان بھٹی وصیت نمبر ۲۶۰۳۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ سلطان احمد دریاہ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۹۷۲ میں بشیر احمد باجوہ ولد غلام حیدر باجوہ قوم باجوہ پیشہ پنشنر عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۷ جنوبی ایم۔بی خاص ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حصہ اراضی ۴ کنال واقع لکھانوالی ضلع سیالکوٹ مالیتی -/۱۶۰۰۰ روپے (۲) حصہ اراضی ۱ کنال ۱۳ مرلہ واقع لکھانوالی مالیتی -/۳۰۰۰ روپے (۳) نقد -/۱۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بشیر احمد باجوہ چک ۳۷ جنوبی ایم۔بی خاص ضلع سرگودھا۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری احمد خان بھٹی وصیت نمبر ۲۶۰۳۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ ناصر احمد ہنجرا وصیت نمبر ۲۶۰۴۰

مسل نمبر ۲۸۹۷۳ میں جہانگیر احمد ولد منظور احمد قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۴/۱۲۰ گلشن پارک لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۲-۱۲-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۷۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ جہانگیر احمد ۳۴/۱۲۰ گلشن پارک لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ سعید احمد عامر زعیم حلقہ گلشن پارک لاہور۔ گواہ شد نمبر۲۔ مقبول احمد نائب قائد ضلع لاہور۔

مسل نمبر ۲۸۹۷۴ میں منصورہ صباحت بنت عطاء الحق خان کوئٹہ قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۴۳-۲ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۱-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ منصورہ صباحت مکان نمبر ۴۳-۲ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عطاء الحق خان وصیت نمبر ۲۶۶۶۴ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ بدرالزمان زاہد وصیت نمبر ۲۱۳۳۵ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۸۹۷۵ میں زاہدہ سلطانہ بنت بدرالزمان صاحب زاہد قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ زاہدہ سلطانہ مکان نمبر ۲-۳۸/۳۳ ہری کشن روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ بدر الزمان زاہد وصیت نمبر ۲۱۳۳۵ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ عطاء الحق خان وصیت نمبر ۲۶۶۶۴ کوئٹہ۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ محترمہ فہیمہ امجد صاحبہ بنت مکرم محمد امجد خان صاحب لاہور کا نکاح مکرم ندیم الرحمٰن ملک صاحب ابن مکرم رحمت الرحمٰن ملک صاحب سکنہ کراچی کیساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے دارالذکر میں ۴ جون ۹۳ء کو پڑھایا۔ مکرم ندیم الرحمٰن ملک صاحب مکرم ملک غلام محمد صاحب کے پڑپوتے ہیں جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے اور لاہور کے قیام کے دوران اکثر ان کی معیت میں رہنے کا موقعہ ملتا رہا۔ محترمہ فہیمہ امجد صاحبہ مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب کی پوتی ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی

مورخہ ۲۴ دسمبر ۹۲ء کو مکرم حافظ انیس الرحمان صاحب آف فرینکفرٹ جرمنی ابن مکرم چوہدری احمد علی صاحب ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی شادی عمل میں آئی۔ بارات دارالعلوم غربی سے دولہا کے ماموں مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ناصر آف فرینکفرٹ جرمنی کی سرکردگی میں ۵ بجے شام روانہ ہوئی اور دارالعلوم جنوبی پہنچی جہاں تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے دعا کرائی۔ مکرم حافظ انیس الرحمان صاحب کا نکاح ۱۵ فروری ۱۹۹۱ء کو بیت المبارک میں مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے عزیزہ ثریا بشیر ایم اے بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب لنگاہ سے مبلغ ۵۰۰۰/- جرمن مارک حق مہر پر پڑھا تھا۔ دلہن مکرم چوہدری محمد اعظم لنگاہ کاتب الفضل کی ہمشیرہ ہیں۔

۲۵ دسمبر ۹۲ء بروز جمعۃ المبارک بعد جمعہ دعوت ولیمہ کا انتظام مکرم چوہدری احمد علی صاحب نے اپنے مکان ۹/۱۴ دارالعلوم غربی ربوہ میں کیا اور مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء اللہ صاحب سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتی ہیں کہ ان کی بیٹی ناصرہ بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے چھ لڑکیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام "برکات احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ پیدائش کے چند دن بعد بوجہ یرقان بیمار ہو گیا ہے۔

احباب بچے کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم امان اللہ تارڑ صاحب ربوہ کی نانی صاحبہ مقیم کوٹ تارڑ ضلع حافظ آباد مختلف عوارض کیوجہ سے صاحب فراش ہیں

○ مکرم منیر احمد صاحب زاہد نائب قائد ضلع برائے مجالس خدام الاحمدیہ حلقہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ کو چھ ماہ کا عرصہ ہوا رعشہ کا عارضہ لاحق ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کافی افاقہ ہے مگر ہفتہ عشرہ کے بعد بیماری میں شدت آجاتی ہے۔ جسکی وجہ سے ان کو بہت تکلیف ہوتی ہے

○ مکرم پیر محمد اختر صاحب گھڑی ساز علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا چھوٹا بیٹا عزیز منصور احمد گھٹنے کی ہڈی خراب ہونے کی وجہ سے صاحب فراش ہے۔ میو ہسپتال لاہور کا علاج شروع ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ شادیوال ضلع گجرات مورخہ ۶ جولائی ۹۳ء کو وفات پا گئے آپ موصی تھے۔ اگلے روز ۷ جولائی ۹۳ء کو ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ جہاں بیت مہدی میں ظہر کے بعد مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔ آپ مکرم محمد رفیع صاحب ایم اے بی ایڈ ٹیچر نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ کے والد محترم تھے۔

○ مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب پنشنر معلم وقف جدید مورخہ ۶ جولائی ۹۳ء کو فضل عمر ہسپتال میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے آپ مکرم بشارت احمد صاحب چوہدری دارالصدر شرقی ربوہ کے والد محترم تھے۔ آپ موصی تھے اور عمر ۶۸ سال تھی۔ اسی روز بعد از عشاء بیت مبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم عبدالسلام صاحب نے دعا کرائی۔

احباب ان سب کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان داخلہ

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں سال اوّل میں داخلہ مندرجہ ذیل پروگرام کے تحت ہوگا۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۸ جولائی ۱۹۹۳ء۔

انٹرویو: میڈیکل گروپ ۱۹ جولائی ۹۳ء صبح ۸ بجے
نان میڈیکل گروپ ۲۰ جولائی ۹۳ء صبح ۸ بجے

کالج میں N.C.C کی ٹریننگ کی سہولت بھی موجود ہے۔ داخلہ فارم جمع کرواتے وقت مندرجہ ذیل اسناد ساتھ منسلک کریں۔

۱۔ تفصیلی نمبروں کی فوٹو کاپی۔
۲۔ چال چلن سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی۔
۳۔ رجسٹریشن کارڈ (میٹرک) کی فوٹو کاپی
۴۔ والد/سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی۔
۵۔ فیصل آباد بورڈ کے علاوہ دوسرے بورڈوں سے پاس شدہ طلباء کے لئے بورڈ ٹرانسفر سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی۔
۶۔ دو عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔

نوٹ:۔ بوقت انٹرویو اصل اسناد ہمراہ لائیں۔

پرنسپل
نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

ایمبولینس چوبیس گھنٹے دستیاب ہے

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں خدمت خلق کے تحت ایمبولینس بارعایت کرایہ پر چوبیس گھنٹے مہیا کرنیکا انتظام موجود ہے۔ ضرورت پڑنے پر فون ۹۴۸ یا معتمد صاحب سے ایوان محمود میں رابطہ کریں۔

موصیان کرام

○ نقل مکانی کی صورت میں اپنے نئے ایڈریس سے فوری دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں اور مقامی جماعت کو بھی آگاہ فرمائیں۔ یاد رہے ایڈریس سے آگاہ رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام لبنیٰ تبسم سے تبدیل کر کے لبنیٰ شاہین قیصر رکھ لیا ہے لہٰذا آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

لبنیٰ شاہین قیصر ولد ملک محمد عبداللہ
دارالرحمت وسطی ربوہ

بقیہ: ص۱

رول نمبر ۹۶۳۸ بنت ناصر احمد صاحب نے ۷۰۹ نمبر اور عطیۃ الودود رول نمبر ۹۶۸۰ بنت صداقت حیات صاحب نے ۷۰۲ نمبر لیکر دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کی

بقیہ: ص ۵

میں اساتذہ کی گریڈنگ بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ بہت سے اساتذہ ایسے ہیں جو اپنے فرائض سے غفلت برتتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مسٹر عباس نے پنجاب یونیورسٹی میں تعلیمی معیار کو کم کرنے کے لئے ایک بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ جو لوگ پی ایچ ڈی نہیں ہیں انہیں یونیورسٹی میں ہرگز پڑھانا نہیں چاہیئے مسٹر عباس نہ صرف خود غیر پی۔ ایچ۔ ڈی ہیں۔ انہوں نے ہی اس تحریک کو چلایا کہ اس معیار کو کم کیا جائے اور پروفیسر اور ایسوسی ایٹ پروفیسر کا پی ایچ ڈی ہونا لازمی قرار دیا جائے۔ جس کے نتیجہ میں اساتذہ پر اپنی کوالیفیکیشن کو بہتر بنانے کے لئے کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۴۔ جولائی ۔ گرمی کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا ہے ۔ حبس بھی شروع ہے ۔

○ لانگ مارچ کے بارے میں وزیر اعظم اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید کے درمیان تفصیلی ملاقات ہوئی ۔ نواز شریف نے جنرل عبدالوحید کا استقبال خود کیا ۔ ملکی سلامتی سے متعلقہ کئی امور پر ڈیڑھ گھنٹہ تک بات چیت ہوئی وزیر اعظم نے چیف آف آرمی سٹاف کو صدر کے ساتھ اپنی ملاقاتوں سے بھی آگاہ کیا ۔ ملاقات میں حکومت کو یقین دلایا گیا کہ فوج سیاسی معاملات پر اب بھی غیر جانبدار رہے گی ۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید سے ملاقات کے بعد وزیر اعظم نے صدر مملکت سے ملاقات کی گذشتہ دو دنوں میں ان کی یہ صدر سے تیسری ملاقات تھی ۔ تاہم اس ملاقات میں بھی کسی مفاہمتی فارمولے پر اتفاق رائے نہیں ہو سکا ۔ صدر نے زور دیا کہ سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لے کر فوری عملی اقدامات کئے جائیں ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام کا سمندر اسلام آباد پر یلغار کریگا اور ۱۶۔ جولائی نواز شریف کا آخری دن ہو گا ۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت لانگ مارچ کو روکنے کے لئے فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دینا چاہتی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے اسٹیبلشمنٹ اور ڈرگ مافیا کی مدد سے ۱۹۹۰ء کے انتخابات جیتے تھے انہوں نے کہا کہ سرحد اور پنجاب کی حکومتیں ہمارے ساتھ ہیں ڈھائی سال سے ہمارے کارکنوں پر ظلم ہو رہا ہے ہم نواز شریف سے تعاون نہیں کر سکتے ۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ یہ اسلام آباد جا کر فیصلہ کیا جائے گا محاصرہ کیا جائے یا اندر داخل ہو جائیں ۔ اے این پی کے کارکنوں نے لانگ مارچ روکنے کی دھمکی دے دی ہے ۔

○ لاہور اور دیگر کئی شہروں میں قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب کے خلاف مظاہرے ہوئے ۔ گوجرانوالہ ۔ بہاولپور، ساہیوال اور سرگودھا میں الوداع گوہر ایوب اور الوداع نواز شریف کے نعرے لگائے گئے ۔

○ آئی جی پنجاب مسٹر غلام اصغر ملک نے خود کو معطل کئے جانے کے وفاقی حکومت کے حکم نامے کو ہائیکورٹ میں چیلنج کرتے ہوئے کہا ہے کہ میری معطلی کا حکم بدنیتی پر مبنی ہے ۔ عدالت نے اٹارنی جنرل کو طلب کر لیا ہے ۔

○ وفاقی حکومت نے لوڈ شیڈنگ کے مکمل خاتمے کے لئے کمیٹی تشکیل دے دی ہے ۔

○ سندھ، سرحد اور بلوچستان نے وفاقی اداروں کو پانی کی سپلائی بند کر دی ہے ۔ پانی کی تقسیم کا معاہدہ کرتے وقت وفاقی حکومت نے اپنا کوٹہ نہیں رکھا تھا ۔ یہ نیا تنازعہ طے کرنے کے لئے چاروں صوبوں سے تجاویز طلب کر لی گئی ہیں ۔

○ لانگ مارچ میں سندھ سے ۲۵ ہزار افراد شرکت کریں گے ۔

○ لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ گل حمید نے واضح طور پر کہا ہے کہ اب صدر اور وزیر اعظم کے درمیان مفاہمت کا امکان ختم ہو چکا ہے ۔

○ لانگ مارچ کے سلسلے میں مختلف شہروں سے انتظامیہ نے ٹرانسپورٹ کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی ہے ۔ بسوں اور ویگنوں کو قبضہ میں لے کر مقامی تھانوں کے آگے کھڑا کر دیا جاتا ہے ۔ مسافر دھکے کھاتے پھر رہے ہیں ۔

○ جاپان میں زبردست زلزلے سے سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے ۔ سمندر کا پانی خشکی پر چڑھ آیا ۔ تودے گھروں پر گر گئے ۔ سڑکیں زمین میں دھنس گئیں اور ریلوے لائن کی پٹڑی ٹیڑھی ہو گئی ۔

○ نائیجیریا کی فوجی قیادت نے دوبارہ صدارتی انتخابات کرانے کا حکم دے دیا ہے ۔

○ جنرل دوستم نے حکمت یار کو وزیر اعظم ماننے سے انکار کر دیا ہے ۔

○ لانگ مارچ کے پروگرام کے مطابق سولہ مارچ جمعہ کے روز صبح ۸ بجے تمام شہروں اور قصبوں میں کوچ کا بگل بجے گا ملک بھر سے ۹ لاکھ افراد بسوں ٹرکوں ویگنوں کاروں اور جیپوں پر اور پیدل اسلام آباد کی طرف مارچ کریں گے ۔ ۵ ہزار گاڑیوں پر مشتمل لاہور کے جلوس کی قیادت محترمہ بے نظیر بھٹو، نوابزادہ نصر اللہ خان، حامد ناصر چٹھہ، میاں منظور وٹو اور دوسرے لیڈر کریں گے ۔ راستوں میں استقبالیہ کیمپ لگائے جائیں گے ۔ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو نے ہر ضلع میں کوارڈی نیٹر مقرر کر دیئے ہیں ۔

○ حیدر آباد میں دوسرے روز بھی ہنگامے ہوئے ۔ متعدد سرکاری گاڑیاں اور بلدیہ کا دفتر نذر آتش کر دیا گیا ۔ جگہ جگہ ہوائی فائرنگ پتھراؤ اور دستی بموں اور پٹاخہ بموں کے دھماکوں سے شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا ۔ ایک سو افراد کو گڑبڑ پھیلانے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ۔ ایک تنظیم کے کارکنوں نے بازار اور مارکیٹس بند کروانے کی کوشش کی ۔

○ پشاور ہائیکورٹ نے سرحد اسمبلی کو توڑے جانے کے خلاف رٹ درخواستوں کی سماعت مکمل کر کے فیصلہ محفوظ کر لیا ہے سرحد ہائی کورٹ کا فل بنچ پانچ ججوں پر مشتمل تھا ۔

○ راوی چناب اور ستلج کے سیلاب سے مزید سینکڑوں گاؤں اجڑ گئے قصور، بھاگٹانوالا، بدوملہی، فیروزوالہ پنڈی بھٹیاں، کوٹ مومن اور جھنگ کے لاتعداد دیہات ڈوب گئے ۔ ہزاروں ایکڑ پر کھڑی فصلیں متاثر ہو گئیں ۔ چناب کا ریلا جنڈ پل سے نکل کر شاہ جیونہ کی طرف بڑھ رہا ہے ۔ متعدد جگہوں پر پانی میں گھرے ہوئے لوگوں کو فوجی جوان محفوظ مقامات پر پہنچا رہے ہیں ۔ بدوملہی کو بچانے کے لئے مرالہ راوی لنک میں شگاف ڈالے جانے پر غور ہو رہا ہے ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کو پروٹوکول دینا سندھ حکومت کا فرض ہے ۔

○ حیدر آباد کے علاوہ کراچی میں بھی مظاہرے ہوئے درجنوں بسیں نذر آتش کر دی گئی ہیں ۔ ایم کیو ایم کے امیدوار قومی اسمبلی سمیت سینکڑوں کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ پولیس پر پتھراؤ کیا گیا ۔ دو پٹرول پمپ بھی جلا دیئے گئے ۔

کیا آپ کو

پیٹ درد، قبض، اسہال، پیچش، گیس، بدہضمی، معدہ کی سوزش اور السر وغیرہ میں دواؤں کے استعمال سے فائدہ نہیں ہو رہا؟

تو

ڈائی جسٹ کیوریٹو سمیل

DIGEST CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے آرام آ سکتا ہے

ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20-00 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10-00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد:- ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ۔ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش:- کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل

گول بازار ربوہ

فون آفس 771، کلینک 606، رہائش 607

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ڈش انٹینا سائز 12 فٹ

WAZ-SATELLITE SYSTEM

معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی ۔ تصویر آواز بالکل صاف ۔ ہر لحاظ سے ذمہ داری

رابطہ کے لئے:- میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیر آباد فون: (0437) 2644، 3024، 3068

کارخانہ حاجی پورہ ۔ کوکا کولا ایجنسی

راولپنڈی:- میاں سعید احمد 051/429771